اصلاحی مواعظ (۲۱)

عِلم پر عمل کریں

علم کا اصل مقصد عمل اور اصلاحِ نفس ہے
اور یہی ہمارے اسلاف اور اکابر کا امتیاز ہے

جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

بیتُ العُلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۲۸۳

Not For Sale

علم پر عمل کریں

علم کا اصل مقصد عمل اور اصلاحِ نفس ہے
اور یہی ہمارے اسلاف اور اکابر کا امتیاز ہے

جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

Not For Sale
e-iqra.com

بیت العلوم
۲۰۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۵	بزرگوں کا فیض	۱
۷	عالمی پریشانی کا علاج	۲
۹	صرف جماعتیں کافی نہیں	۳
۱۰	اصلاح نفس مقدم ہے	۴
۱۳	اپنا احتساب کریں	۵
۱۴	علم سے مقصود عمل ہے	۶
۱۵	دار العلوم دیوبند کا امتیاز	۷
۱۶	احتیاط اسے کہتے ہیں	۸
۱۸	ہمدردی اور ایثار	۹
۲۰	حضرت نانوتویؒ کے علوم	۱۰
۲۱	اللہ والوں کے پاس کیا ملتا ہے؟	۱۱

e-iqra.com
Not For Sale

علم پر عمل کریں

بزرگوں کا فیض

Not For Sale

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ (الآیۃ)

e-iqra.com

بزرگانِ محترم، برادرانِ عزیز!

اس وقت آپ کے مدرسہ میں حاضری سے اصل

مقصد یہ تھا کہ اپنے بزرگوں اور احباب سے ملاقات ہو جائے۔ لیکن محترم برادرم مولانا محمد حنیف صاحب مدظلہ' نے فرمایا چند گزارشات پیش کروں اور طلباء کو کچھ نصیحتیں کروں۔ میں نے ان سے کہا نصیحت کے مفید ہونے اور موثر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ نصیحت کرنیوالا، جن کو نصیحت کی جارہی ہے، سے مرتبہ میں بلند ہو۔ ان بزرگوں کے سامنے مجھ جیسا حقیر کیا نصیحت کرے۔ لیکن اپنی طالب علم برادری میں ایک بات مشہور ہے اور وہ تکرار ہے' یعنی اساتذہ اور بزرگوں سے جو بات سنی ہو اس کو اپنے ساتھیوں کے سامنے سنادیں یہ تکرار ہے۔ تو میں نے سوچا کہ تھوڑا تکرار ہو جائے تاکہ دونوں کو فائدہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس نیت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

e-iqra.com
Not For Sale

جو کچھ عرض کروں گا اپنے بزرگوں سے سنی ہوئی کروں گا۔ اپنے پلے تو کوئی چیز ہے ہی نہیں، ایک آیت کریمہ ذہن میں آ گئی ہے اس کے بارے میں بزرگوں سے سنا ہے اس کو آپ کے سامنے

پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

عالمی پریشانی کا علاج :

e-iqra.com

حقیقت یہ ہے کہ اگر غور کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ آیت کریمہ ہمارے موجودہ دور کی تمام پریشانیوں کا واحد علاج ہے۔ ایک سوال جو اکثر و بیشتر ہمارے ذہنوں میں بھی پیدا ہوتا ہے اور دوسرے لوگ بھی پوچھتے ہیں وہ یہ کہ عالم اسلام انڈونیشیا سے لیکر مراکش تک کا پھیلا ہوا خطہ زمین جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح جوڑا ہوا ہے کہ آپ دنیا کے نقشہ پر نظر ڈال کر دیکھیں تو رباط سے لیکر جکارتہ تک ایک زنجیر ہے جس میں اسرائیل جیسی صرف ایک آدھ اجنبی دیوار حائل ہے۔ اس کے سوا مسلمان ممالک میں کوئی فاصلہ نہیں اور اگر

تعداد کے اعتبار سے دیکھیں تو جتنی تعداد آج مسلمانوں کی ہے اتنی کبھی نہیں ہوگی۔ اور جتنے وسائل (مالی اعتبار سے قدرتی وسائل کے اعتبار سے اور علم وہنر کے اعتبار سے) آج مسلمانوں کے پاس ہیں تاریخ میں کبھی مہیا نہیں ہوئے۔ اور دنیا کی اہم ترین شاہراہ ہیں مثلاً نہر سوئیز وغیرہ تمام مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں اگر غیر مسلموں کے لئے ان کو بند کردیا جائے توان کا عرصہ حیات تنگ ہو جائے۔ امریکہ ہو یا برطانیہ دنیامیں سب سے زیادہ تیل مسلم ممالک میں پیدا ہوتا ہے جس کو آج کی اصطلاح میں زرسیال کہا جاتا ہے۔ اتنازیادہ تیل پیدا ہوتا ہے کہ انگریزی میں یہ مقولہ مشہور ہو گیا ہے کہ جہاں مسلمان ہیں وہاں تیل ہے۔ اس کے باوجود ہر جگہ پٹائی بھی مسلمان ہی کی ہو رہی ہے اور ذلیل بھی دنیا میں یہی ہورہاہے۔ دیکھیں! بوسنیامیں کیا ہورہاہے؟ کشمیر ہو یا صومالیہ' الجزائر ہویاتیونس سب جگہ مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کیا جارہاہے۔

e-iqra.com
Not For Sale

صرف جماعتیں کافی نہیں

e-iqra.com

دوسری طرف دیکھیں تو کتنی تنظیمیں اور جماعتیں اصلاح حال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہیں پورے عالم اسلام میں انڈونیشیا سے لے کر الجزائر تک اس کے علاوہ پاکستان میں ہی دیکھ لیجئے! اگر جماعتوں کا سروے کیا جائے تو یقیناً لاکھوں میں ہوں گی۔ گلی گلی میں جماعت بنی ہوئی ہے اور کوئی علاقہ خالی نہیں۔ اغراض و مقاصد دیکھو دنیا بھر کی جو اچھائیاں تصور میں آسکتی ہیں درج ہوں گی۔ کچھ جماعتیں تو ایسی ہیں جن کا نام صرف لیٹر پیڈ پر ہے ان کے علاوہ کچھ کام بھی کر رہی ہیں لیکن جو برائی کا سیلاب روز بروز بڑھ رہا ہے اس میں کوئی کمی نظر نہیں آتی۔ اب اسی مدرسہ کی چار دیواری میں دیکھیں کہ کیا حال ہے اور اس سے دس قدم باہر نکل کر دیکھیں کیا منظر نظر آتا ہے یعنی جو معاشرہ بدی کی طرف جارہا ہے اس میں ذرہ برابر کمی نظر نہیں آتی اور دوسری طرف تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ علامہ ابن جوزیؒ کی ایک ایک مجلس میں ہزاروں

Not For Sale

آدمیوں نے توبہ کی اور حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ایک ایک وعظ سے سینکڑوں انسانوں نے شرک و بدعت سے توبہ کی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہماری یہ ساری کوششیں کیوں رائیگاں اور بے فائدہ ہو رہی ہیں؟ یاد رکھیں! ان کے بہت سے اسباب ہیں ان میں سے ایک سبب کا بیان اس آیت کریمہ میں کیا گیا ہے۔

اصلاح نفس مقدم ہے

e-iqra.com
Not For Sale

ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ﴾

(سورہ مائدہ آیت ۱۰۵)

”اے ایمان والو! اپنی خبر لو! اپنی اصلاح کی فکر کرو، اگر تم ہدایت پر آجاؤ تو جو لوگ گمراہ ہو

گئے ہیں ان کی گمراہی تم کو کوئی نقصان نہیں دے گی"۔

ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنی اصلاح کی فکر کرے۔ کیونکہ معاشرہ نام ہے افراد کا۔ اگر ہر فرد اپنی اصلاح کرلے تو معاشرہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ ہم لوگوں کو یہاں سے غلطی لگ جاتی ہے کہ ہمیں جب بھی اصلاح کا خیال آتا ہے تو اس طرح کہ اصلاح کا آغاز دوسرے سے ہو، ہر شخص سمجھتا ہے کہ مجھے اصلاح کی ضرورت نہیں بلکہ میں نے تو اصلاح خلق کا فریضہ انجام دینا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا آدمی جب اصلاح کا جھنڈا لیکر کھڑا ہوتا ہے تو شور مچا کر بیٹھ جاتا ہے اور اس کی آواز ایک کان سے داخل ہو کر دوسرے کان سے نکل جاتی ہے۔ اور دوسری طرف جو اپنی اصلاح کر کے بات کرتا ہے تو اس کی بات صرف کان سے ٹکرا کر واپس نہیں آتی بلکہ سیدھی کان کے راستہ دل میں اتر جاتی ہے۔ اب ہمارا حال یہ ہے کہ ساری برائیاں جو

Not For Sale
e-iqra.com

معاشرہ میں ہیں سب کا تذکرہ کرتے ہیں لیکن کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ ان برائیوں میں سے میرے اندر بھی کوئی برائی پائی جاتی ہے کہ نہیں۔ دوسروں کی برائیوں کو دور نہیں کر سکتا تو کم از کم اپنی برائی کو دور تو کر سکتا ہوں اس طرف ذھن نہیں جاتا۔ اسی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

e-iqra.com

﴿ من قال هلك الناس فهو هالك ﴾

Not For Sale

"جو شخص یہ کہے کہ دنیا ہلاک ہو گئی وہ خود تباہ ہوا"۔

اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو صاف سمجھتا ہے اور اپنی اصلاح کی فکر کئیے بغیر ساری دنیا کو گمراہ سمجھتا ہے۔ یاد رکھیں! اگر اصلاح کی فکر اللہ پاک ہمارے دل میں پیدا کر دے تو دوسروں کے عیب بھی اپنے عیبوں کے سامنے بے حقیقت معلوم ہوں گے۔ پھر اس صورت میں انسان کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ دل سے نکلتی ہے اور وہ اللہ کی

رضا کے لئے ہوتی ہے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہماری دعوت و تبلیغ اس لئے برگ و بار نہیں لا رہی کہ ہم نے اپنی اصلاح کی فکر چھوڑ دی ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ ہم نور الایضاح سے لیکر صحیح بخاری تک فقہ و حدیث کی تمام کتب پڑھتے ہیں، بتائیں کتنے پر عمل ہو رہا ہے؟

e-iqra.com
Not For Sale

اپنا احتساب کریں

میرے والد محترم مولانا مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تاجر برادری سال میں ایک دن اپنی تجارت بند کرتی ہے تاکہ سال بھر کی تجارت کا حساب کتاب کریں اور معلوم کریں کتنی آمدن ہوئی اور کتنا خرچ ہوا۔ اسی طرح ہمیں بھی حساب کرنا چاہئے کہ سال بھر کتنا پڑھا اور کتنے پر عمل کیا اور کیا تبدیلی آئی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ

﴿جاء حمار صغیر و رجع حمار کبیر﴾

”چھوٹا گدھا آیا تھا اور بڑا گدھا بن کر چلا گیا“

علم سے مقصود عمل ہے۔

حضرت سفیان ثوریؒ جو بڑے امام، متقی اور بڑے صوفی عالم تھے فرماتے ہیں کہ جب کوئی حدیث سنو تو کسی نہ کسی وقت اس پر عمل کرلو۔

e-iqra.com

Not For Sale

﴿ولاتكن همك ان تحدث به الناس﴾

"اور ایسا نہ ہو کہ کوئی بات معلوم ہو لیکن سوچا کہ کسی تقریر میں سنائیں گے یا کسی مجمع میں سنائیں گے۔"

ہمارے حضرات اکابر علماء دیوبند ان کی خصوصیت کیا ہے؟ اور دار العلوم دیوبند کا کیا امتیاز ہے؟ دنیا میں بڑے بڑے تحقیقی ادارے ہیں جن کا پہلے ہم نام سنتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے وہ مجھے دکھا دیئے ہیں واقعتاً علم و ہنر کے اعتبار سے اعلیٰ سے اعلیٰ ادارے نظر آئیں

گے۔عالم اسلام کو چھوڑیئے مغربی ملکوں میں مستشرقین بیٹھے ہیں جو اسلام کے متعلق کتابیں لکھ رہے ہیں اور ان میں ایسی ایسی اہم کتب کا حوالہ دیتے ہیں کہ ان کے نام تک آپ نے نہیں سنے ہوں گے۔ لیکن یہ سارے علوم محض علم دانستن کے معنی میں بے حقیقت و بے روح ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کی یہ خصوصیت ہے کہ علم و تحقیق کے ساتھ اس کا ہر آدمی یہ چاہتا تھا کہ جو علم میں حاصل کروں وہ میری زندگی میں رچ بس جائے۔

دارالعلوم دیوبند کا امتیاز

e-iqra.com
Not For Sale

میرے دادا مولانا محمد یٰسین صاحب رحمتہ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے پرانے حضرات میں سے تھے وہ فرماتے تھے کہ میں نے دارالعلوم کا ایسا زمانہ بھی دیکھا ہے جس میں شیخ الحدیث سے لے کر ایک ادنیٰ دربان تک ہر شخص ولی اللہ تھا۔ اس دور کے بارے میں کہا گیا

ہے کہ : "درمدرسہ خانقاہ دیدے"

رات کو اساتذہ یا طلباء کے کمروں میں جاؤ تو معلوم ہوتا کہ عبادت گزار زاہد جمع ہیں۔ اور دن کو جاؤ تو "قال اللہ و قال الرسول" کی آوازیں گونج رہی ہیں۔

احتیاط اسے کہتے ہیں

e-iqra.com
Not For Sale

حضرت شیخ الحدیثؒ نے اپنی آپ بیتی میں حضرت مولانا منیر احمدؒ صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت مولانا منیر احمد صاحبؒ مدرسہ کے چندہ کے لئے دہلی تشریف لے گئے اور وہاں تین سو روپے چندہ ہوا۔ اس زمانہ کے تین سو روپے اس زمانہ کے تین لاکھ سے کم نہیں تھے۔ راستہ میں کسی ظالم نے چوری کر لئے تو مولاناؒ بڑے پریشان ہوئے اور اپنا سارا اثاثہ مدرسہ میں فروخت کر کے تاوان ادا کرنے کیلئے رقم اکٹھی کی جب لوگوں نے دیکھا

کہ مولاناؒ سارا اثاثہ مدرسہ میں داخل کرا کے فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گے، حالانکہ یہ امانت تھی اور ان سے کوئی تعدی نہیں ہوئی لہٰذا شرعاً ان پر کوئی تاوان واجب نہیں تھا۔ تو لوگوں نے حضرت مولانا گنگوہیؒ کے پاس اس بارے میں خط لکھا تو حضرت گنگوہیؒ نے حضرت مولانا منیر احمدؒ کے پاس خط لکھا کہ آپ سے کوئی قصور نہیں ہوا لہذا شرعاً آپ پر کوئی تاوان نہیں آتا۔ جب یہ خط آیا تو مولانا نے فرمایا کہ واہ واہ حضرت گنگوہیؒ نے ساری فقہ میرے لئے پڑھی تھی۔ اس کے آگے جو بات فرمائی وہ ان ہی کے مقام کی بات ہے۔ فرمایا کہ حضرت گنگوہی صاحبؒ مسئلہ تو آپ نے بتا دیا ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں اگر آپ کے ساتھ یہ معاملہ پیش آتا تو آپ کیا کرتے؟ یعنی ان کو یہ یقین تھا کہ اگر حضرت گنگوہیؒ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آتا تو وہ بھی تاوان دیئے بغیر چین سے ہرگز نہ بیٹھتے۔ یہ تھے علماء دیوبند، جن کی طرف ہم اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ یہ ایک واقعہ نہیں بلکہ ان حضرات کی پوری

e-iqra.com
Not For Sale

زندگی کا ایک ایک عمل ایک ایک حرکت دین میں رچی بسی ہوئی تھی۔

ہمدردی اور ایثار

e-iqra.com

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمت اللہ علیہ میرے والد ماجدؒ کے استاد تھے اور حضرت میاں صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ میرے والد صاحب فرماتے تھے

Not For Sale

"ایک دن میں انکی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ کچا مکان بنا ہوا ہے اور جب بھی بارش آتی ہے تو وہ گر جاتا ہے۔ اور حضرت میاں صاحبؒ کبھی کوئی چیز بنواتے ہیں اور کبھی کوئی، میں نے عرض کیا حضرت آپ ایک بار اس کو پکا کیوں نہیں بنا لیتے تو حضرت نے کہا واہ محمد شفیع تم نے تو عقل کی بات کی ہے ہم تو بوڑھے ہو گئے ہیں اور ہماری سمجھ میں

یہ بات نہیں آئی۔ میں نے عرض کیا حضرت آپ
ناراض ہو گئے ہیں مجھ سے غلطی ہو گئی ہے معاف
فرمادیں۔ پھر حضرت مجھے ساتھ لیکر دروازہ سے
باہر نکل گئے اور فرمایا دیکھو اس گلی کے ایک کونے
سے دوسرے کنارے تک کوئی مکان پکا ہے؟
جب میرے پڑوس میں کوئی مکان پکا نہ ہو تو میں
کیسے پکا مکان بنالوں؟"

e-iqra.com
Not For Sale

ہمارے علماء دیوبند کا یہ ایک واقعہ نہیں ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان میں سے ہر ہر فرد کو ایک الگ صفت عطا فرمائی ہے جو صحابہ کرامؓ کے زمانہ کی یاد تازہ کرتی ہے۔ بزرگوں کے حالات ضرور پڑھا کریں کیونکہ علم برائے علم کوئی چیز نہیں لہٰذا علم کو اپنی اصلاح کا ذریعہ بنانے کی کوشش کریں۔

حضرت نانوتویؒ کے علوم

حضرت نانوتویؒ کو دیکھئے کہ جن کے بارے میں

e-iqra.com

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ میں ان کی کتابوں کو پڑھنے سے محروم رہتا ہوں اس لئے کہ تھوڑی دیر تک سمجھ آتی ہیں اور جب وہ ملاء اعلیٰ تک پہنچ جاتے ہیں اور ایسی باتیں کرتے ہیں جو میری سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں تو بغیر تکلم کے سمجھ میں نہیں آتی اور تکلم کا عادی نہیں۔ غرض حضرت تھانویؒ ان حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے پاس گئے جو درس نظامی کے فاضل بھی نہیں تھے۔ اور ان سے جاکر عرض کیا کہ حضرتؒ ہماری اصلاح کریں۔ دوسری طرف حضرت گنگوہیؒ جیسے عالم بھی حضرت حاجی صاحبؒ کے پاس اصلاح کے لئے چلے گئے۔ ان دونوں سے کسی نے پوچھا کہ آپ حاجی صاحبؒ کے پاس گئے ہیں جو کہ پورے

Not For Sale

عالم بھی نہیں ہیں لہٰذا ان کو چاہئے تھا کہ آپ کے پاس آتے۔ تو دونوں نے فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص وہ ہے جس نے گلاب جامن کھائی تو نہیں لیکن اس کو گلاب جامن کی پوری تاریخ یاد ہو کہ فلاں ملک میں بنتی ہے فلاں چیز سے بنتی ہے اگر اس کو کہو کہ اس پر مقالہ لکھ دیں تو وہ مقالہ لکھ دے گا۔ اور ایک وہ ہے جس کو گلاب جامن کی تاریخ تو نہیں آتی لیکن کھاتا روز ہے۔ ان میں سے کون بہتر ہے تو ظاہر ہے کہ وہی بہتر ہے جس نے گلاب جامن کھائی ہو، تو ہماری مثال ایسی ہے کہ جو علوم پڑھ رہے تھے وہ لفظی تھے اور حروف و نقوش تھے اور جب ان کی خدمت میں گئے تو وہ حروف و نقوش روح بن گئے۔

اللہ والوں کے پاس کیا ملتا ہے؟

e-iqra.com

یہ حاصل ہوتا ہے اللہ والوں کے پاس جانے سے پتہ

نہیں لوگوں نے تصوف میں کیا کیا بدعات و خرافات داخل کر دی ہیں اور مفروضے قائم کر لئے ہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ کسی اللہ والے کے پاس جا کر اپنے دل و نفس اور باطن کی اصلاح کرائیں۔ حضرت نانوتویؒ سے لیکر حضرت مدنیؒ اور حضرت عثمانیؒ تک کوئی فرد ایسا نہیں جس نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کسی اللہ والے سے اپنی اصلاح نہ کرائی ہو۔ آج کل یہ چیزیں ہمارے ماحول میں اجنبی ہو گئیں ہیں، جو کوئی کرے تو کہتے ہیں صوفی ہو گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اصلاح اپنی اصلاح کی بجائے دل میں دنیا کی محبت، حب جاہ، حب مال، شہرت بھری ہوئی ہے اور اسی وجہ سے کسی داعی کی دعوت کارآمد نہیں ہوتی۔ غرض ہماری ساری جدوجہد کی ناکامی کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی اصلاح کی فکر چھوڑ دی۔

Not For Sale
e-iqra.com

قرآن پاک یہ کہتا ہے

﴿ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ
لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا ھْتَدَیْتُمْ ﴾

e-iqra.com

(سورہ مائدہ آیت ۱۰۵)

"اپنی اصلاح کی فکر کر لو تو گمراہ ہونے والوں
کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

تو جس دن ہم نے یہ فکر کرلی تو اپنی عاقبت بھی درست کرلیں گے اور دنیا کی جدوجہد میں بھی برکت ہو گی۔ اور اگر ہم نے اپنی اصلاح کی کوشش نہ کی تو یاد رکھیں! ہمارا پڑھنا پڑھانا دعوت و تبلیغ سب اکارت جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور دین پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

Not For Sale

﴿ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ﴾